souvenir
AIUMB
وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے نہ قیادت قبول
اعلامیہ
۱۴۳۷/۲۰۱۶
Declaration
آل انڈیا علماو مشائخ بورڈ
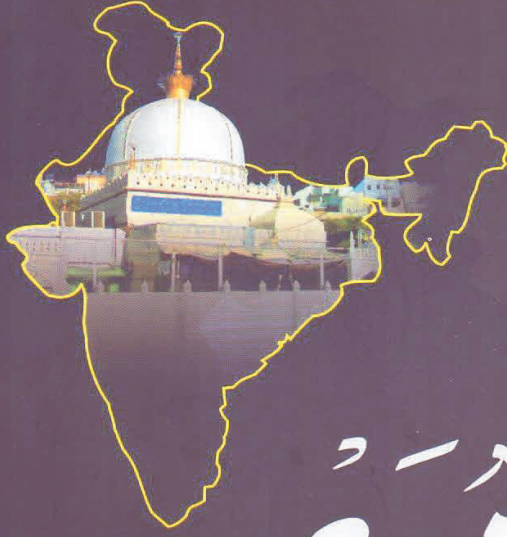
آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی چوتھی تاریخی عظیم الشان کانفرنس

مسلم مہا پنچایت، بیکانیر (راجستھان)

۱۰ فروری ۲۰۱۳ء بروز اتوار

موضوعات اور مسائل

- اسلام، امن وشانتی کا مذہب
- صوفیہ امن عالم کے سفیر
- مساجد اور درگاہوں کو عمل اور عقیدت سے آباد کرو
- ابن عبد الوہاب نجدی کا من پسند اسلام
- ہند میں وہابی اسلام اور صوفیہ ومشائخ
- وہابیوں کی امامت وقیادت قبول نہیں۔ کیوں؟
- اسلامی جہاد کی حقیقت اور دہشت گردی
- وہابی گنبد خضریٰ ہٹاؤ تحریک چلانے والی قوم
- حجازِ مقدس سے شعائر اللہ کو مٹانے کا مجرم کون؟
- آل انڈیا علما و مشائخ ہندوستانی مسلمانوں کا ترجمان

خطبات

حضرت سید محمد مہدی میاں چشتی اجمیری سرپرست آل انڈیا مشائخ بورڈ

اللہ کریم کی ذات وہ ذات ہے کہ جس نے سب کو پیدا کیا ہے اور وہی خالق کل ہے، وہی مالک کل ہے، جو چاہے جسے چاہے جتنا چاہے عطا فرمائے۔ اور اس کے پیارے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اسی لئے اس نے اپنے اختیار سے۔ کیونکہ وہ مالک ہے، اس نے مالک کل بنا دیا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو۔ ہم اسی مالک کل سے وفاداری کے لئے آپ سے چند باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ وفادار بن کے دیکھو، پھر تمہیں کیا نہیں ملتا، ارے ملک کی وفاداری کے لئے جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ملک کی، وطن کی محبت، ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ تو مذہب سے محبت کرنا، آقا سے محبت کرنا یہ تو وفاداری اور غلامی کی سب سے بین دلیل ہے، میرے آقا ﷺ پر جو نازل ہوا قرآن، جس میں ٦٦٦٦ آیت کریمہ ہیں، جس میں احکام ومنہیات ہیں، فضائل ومناقب ہیں، اہل بیت رسول کے فضائل، اصحاب رسول کی تعظیم وتوقیر، اولیائے کاملین اور صالحین کی بے پناہ فضیلت ہیں اس میں۔ اسی قرآن مقدس میں آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی کس طرح سے تعریفات کی، تفصیل میں نہ جاؤں گا، لیکن آقا نے جس چیز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بتائی، وہ نماز کہ جس کو یہ کہا گیا کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین نماز مؤمنین کی معراج ہے کہ جس کو قرآن مقدس نے ٨٢ مرتبہ زکوٰۃ کے ساتھ میں ذکر فرمایا، اور نماز وزکوٰۃ کا ذکر ایک ساتھ ٨٢ مرتبہ جہاں آیا ہو۔

تھوڑا سا اب ہمیں غور کر کے بھی دیکھنا ہے کہ ہماری مسجدیں کہیں ہم سے ویران تو نہیں ہو رہی ہیں، ہماری مسجدیں ہم کو یاد تو نہیں کر رہی ہیں، انہیں مسجدوں اور خانقاہوں کو آباد کرنے کے جذبہ کے تحت علماء ومشائخ بورڈ کا وجود عمل میں آیا ہے، تو الحمد للہ اس جذبہ کی ہم قدر کرتے ہیں اور اس جذبہ کا جو بھی کچھ اجر اللہ کریم عطا فرمائے یہ اس کی شان ہے۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی بنیاد کسی ایسی ویسی شخصیت نے نہیں ڈالی بلکہ بڑی بھاری بھرکم شخصیت نے اس کی بنا ڈالی ہے کہ جس کے آباء واجداد نے تخت وسلطنت کو ٹھوکر ماردی ہے، تخت شاہی کو ٹھوکر مار کر فقیری اختیار کی ہے۔ اور آج اس بات کو میں دعویٰ سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ (یہ ملک میرے خواجہ کا، اور ہم ان کے ہیں، سارے لوگ ان کے ہیں اور انہوں نے لوگوں کو اپنا بنانے کے لئے کسی طاقت کا استعمال نہیں کیا، بس اپنا کردار اور اسلام کی صحیح تعلیم پیش کی، لوگ اپنے ہوتے چلے گئے، اپنے اعمال پر گھمنڈ نہیں کیا کسی سے کوئی دبنگئی نہیں کی اور نہ ہی دکھائی بلکہ لوگوں میں اس دبنگئی کا جو کیڑا تھا اُس کیڑے کو نکالنے کی کوشش کی، اور اپنے وقت کے بادشاہ کو بھی فقیر بنا کر رکھا کہ مزاج فقیرانہ رکھو، اگرچہ تم تخت شاہی پر بیٹھے ہو، لیکن اگر تمہارے پاس کچھ نہیں اور تم اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ رہے ہو۔ کبر وغرور، نخوت اور گھمنڈ کے اندر اگر تم موجود ہو تو یہ تمہیں تباہی اور بربادی کے دہانے پہ لے جائے گی۔ آپ کے وطن کا، آپ کے محلّہ کا، آپ

کے شہر کا، کوئی بھی فرد، کسی کو بھی ماننے والا ہو، چاہے بدھسٹ ہو، چاہے عیسائی ہو، چاہے وہ کسی مذہب کا ماننے والا ہو، اگر چہ وہ آپ کے مذہب پر نہیں، اس کا مذہب اس کو مبارک، ہمارا مذہب ہم کو مبارک۔ لیکن ہمارے وطن میں ہے، ہم کو اس وطن میں رہنے کی بنیاد پر اس سے محبت کرنا ہے اور کچھ لوگ یہ دوریاں بناتے ہیں اُن کو پہچاننے کی کوشش کرنا ہے۔ اور سب سے اہم بات! آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین" تم میں سے کوئی مؤمن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنی اولاد، اپنے ماں، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔ اللہ کریم ہم کو آپ کو سب کو آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

دوستو! اسلام کے بنیادی رکن پانچ ہیں، کلمۂ توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔ یہ پانچ بنیادی کلموں میں سے ایک بنیادی کلمہ تو آپ پڑھ چکے ہیں اور مؤمن ہو گئے ہیں۔ دوسرا بنیادی کلمہ نماز ہے، جو آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ مال سے بڑی محبت ہوتی ہے مال جلدی نکلتا نہیں، مال کو تم نکال کر دیکھو، پھر تمہارے مال میں کتنی برکت ہوتی ہے۔ میرے آقا سرکار کائنات علی شیر خدا جو باب العلم ہیں، فرماتے ہیں کہ جو تم نے خرچ کیا راہ خیر میں وہی باقی رہا، اور جو تم نے باقی رکھا در حقیقت وہ باقی نہیں، کیونکہ اس کو فنا ہونا ہے"، اپنے مالوں کی زکوٰۃ جو زکوٰۃ کا حق ہے اس طرح ادا کرنے کا ابھی سے عہد کر لینا ہے۔

اگر ہم سے بھول ہوگئی ہے نمازوں میں تو مولیٰ تعالیٰ ہمیں نمازوں کا پابند بنا دے، اگر زکوٰۃ میں کمی ہوئی ہو تو زکوٰۃ کو پورا کرنے کی مولیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے، اگر کوئی صاحب استطاعت ہیں، حج نہیں کیے ہیں، اب تک تو حج میں جانے کی جستجو کرتے رہیں اور جو لوگ، نوجوانوں سے خصوصا کہنا چاہونگا کہ خدارا اپنی نوجوانی کو اللہ کے حضور حاضر ہو کر پیش کر دو، دیکھو تمہارے لئے مسجدیں انتظار کر رہی ہیں، وہ مسجدیں جہاں پر تم رہ رہے ہو، اس کے قریب تم کھڑے ہو، لیکن مؤذن نے اذان دی اور تم اپنی ضرورتوں میں مصروف ہو، خدارا اُس کی طرف بڑھ کر دیکھو، اس کے بعد تم کو کیا اکرام و انعام ملتا ہے، مزدوری تو کرو، پھر دیکھو وہ مالک و مولیٰ، وہ پالنہار ہم کو کس طرح سے انعام عطا فرماتا ہے۔

مفتی محمد ایوب نعیمی اشرفی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم ۔بسم الله الرحمن الرحیم۔ یایها الذین اٰمنوا اٰمِنوا

اسلام امن و سلامتی کا گہوارہ ہے، ہماری سلامتی، ہماری کامیابی اور فلاح و بہبود، اسلام ہی کے اندر ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا، اسلام سلامتی کی تعلیم دیتا ہے، اسلام کے دائرہ میں جو آ گیا وہ سلامتی میں آ گیا، اسلام سلامتی کا پیغام دینے والا ہے، اس کی تعلیمات کا لب لباب اور نچوڑ یہ ہے کہ اے لوگو! ہمیں پیدا کرنے والا خالق و مالک، خالق موجودات، پوری کائنات کا مالک خدا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ذات قدیم ہے، وہی باقی ہے، ظاہر ہے وہی باطن

ہے، ہر چیز کا مالک وہی ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں، حیی ہے، قیوم ہے، سمیع ہے، بصیر ہے، متکلم ہے، معین ہے، کریم ہے یہ اللہ کی صفات ہیں۔ رسول کی غلامی، ان کی محبت، ان کی نیازِ عقیدت ہی میں خدا کی رضا ہے۔ وہ راضی تو خدا راضی ہے، وہ راضی نہیں تو خدا راضی نہیں۔ خدا کی رضا رضائے مصطفیٰ کے اندر ہے، جو اُن سے ملتا ہے خدا سے ملتا ہے، جو اُن سے بھاگتا ہے خدا سے دور ہوتا ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اس میں کوئی مفر مقر
جو وہاں پہ ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

قرآن کا اعلان ہے "اے لوگو! اپنی سلامتی اور امن کے واسطے اسلام سے وابستہ ہو جاؤ۔" اسلام کی تعلیم کو اپناؤ اور دل میں جگہ دو اور سرکار دو عالم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرو، آج مسلمان ہو، آج مؤمن ہو کل بھی اسی پر قائم رہو۔ ہمارا آپ کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ ایمان پر قیام و دوام ہو تو اپنی آخرت بہتر ہے، ایمان اگر ختم ہو گیا تو انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ آخرت کی بہار اگر ہے تو ایمان کی بقاء اور سلامتی کے اندر ہے اور ایمان کی سلامتی سرکار مصطفیٰ ﷺ کی غلامی کے اندر ہے۔ جو آپ کا غلام ہے ایمان پر قائم ہے ہمیشہ یاد رکھیں اور سب سے پیارے خداوند قدوس کے آپ ہی ہیں۔ اولیاء ہوں انبیاء ہوں سب انہیں کے محتاج کرم ہیں۔ لہٰذا اگر بارگاہ بے نیاز کی خوشنودی چاہتے ہو، اس کی رضا چاہتے ہو، آخرت کی بہاریں چاہتے ہو تو بارگاہ رسالت میں آ جاؤ، ان کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ لوگ جو خداوند قدوس کی محبت اور اس سے عشق کا دعوی کرتے ہیں اور رسول پاک ﷺ کی محبت اور مقبولیت کا انکار کرتے ہیں، گستاخانہ کلمات لکھتے ہیں ان کو خدا کی ذات سے کوئی تعلق نہیں۔ خدا کا پیارا وہی ہے جو بارگاہ مصطفیٰ کا پیارا ہے۔ قرآن کریم کا اعلان ہے "اے لوگوں اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے محبوب کی بارگاہ میں آ جاؤ" کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول خدا ﷺ آج بھی زندہ ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: نَبِیُ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ جو یہ کہیں مٹی کا ڈھیر ہیں معاذ اللہ وہ گمراہ ہیں، بد دین ہیں، ظالم ہیں اپنی عاقبت کو خراب کر رہے ہیں۔ ہمیں ایسی باتوں میں نہیں آنا ہے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ ہمارے آقا زندہ ہیں،، سارے اولیائے کرام اپنی قبروں میں آج بھی تصرفات کر رہے ہیں۔ انہیں مٹی کا ڈھیر سمجھنا خدا سے دوری اختیار کرنا ہے، آخرت خراب کرنا ہے، اپنے ایمان کو برباد کرنا ہے۔ وہ خدا سے کبھی قریب نہیں ہو سکتا بورڈ کا یہی اعلان ہے کہ اے لوگوں اپنے ایمان پر قائم رہو، اہل سنت کی تعلیمات کو اپناؤ، اسی پر قائم دائم رہو، اسی پر ہمارا خاتمہ ہو۔ آمین

مسلمان کامل وہی ہے جو کسی دوسرے کو ایذا، تکلیف نہ پہنچائے، پڑوسی کا خیال رکھے وہ پڑوسی چاہے کوئی ہو، ہر ایک کا خیال رکھے۔ اسلامی تعلیمات کو عام کرنا، ہر پڑوسی کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا "تم پر تمہارے پڑوسی کا حق ہے، تمہارا پڑوسی کوئی ہو، اس کا خیال رکھو تاکہ وہ جان لے کہ اسلام یہ ہے کیونکہ ہمائے آقا ﷺ سارے جہان کے لئے رحمت ہیں۔ ہماری شان تو یہ ہو کہ ہم کسی پڑوسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ اس سے اسلام کی سلامتی کے پیغام کا اعلان کرتے ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان جمہوریت کا علم بردار ہے۔ یہاں کے بسنے والے ہندو مسلم سکھ عیسائی ہیں سب کا خیال رکھیں اور اسلام کی تعلیمات کو

اپنائیں،اس کی تبلیغ کرتے رہیں۔

آل رسول کا ایک مقام ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو دو چیزیں دے کر جارہا ہوں قرآن اور اہل بیت،دونوں کا احترام تم پر واجب ہے۔اس لیے ان کی آواز پر لبیک کہنا ہم پر لازم ہے۔

اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف اشرفی جیلانی

یہ بورڈ غریب نواز کے غلاموں کا ہے۔یہ بورڈ خواجہ غریب نواز کی دی ہوئی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے بنایا گیا ہے،یہ بورڈ اولیائے کرام کے فیضان اوران کی انسانیت کی تعلیم جو،انہوں نے اپنی پوری حیات میں دی،ان تعلیمات کو عام کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اوران لوگوں کو جو،اسلام کے نام پر دہشت گردی پھیلا رہے ہیں،ان کے لئے چیتاونی ہے یہ بورڈ۔آج اسلامی آتنک واد کے نام کا ایک کنفیوزن ہے۔ہم محسوس کرتے ہیں کہ Lose of knowledge (لاعلمی) کی وجہ سے کبھی کبھی قلم سے کچھ ایسی باتیں نکل جاتی ہیں جس سے عوام کو تکلیف ہوتی ہے۔آج کنفیوزن دور ہو جائے کہ محمد ﷺ بانی اسلام ہیں اور دنیا کا ہر مسلمان انہیں اپنا پیشوا مانتا ہے،ان کی زندگی کے ہر گوشہ کو اپنی زندگی بناتا ہے،اور جو ایسا کرتا ہے تو کوئی غریب نواز بنتا ہے،کوئی مخدوم اشرف بن جاتا ہے،کوئی محبوب الٰہی بن جاتا ہے،مسلمان کا فقط نام رکھ لینے سے کوئی مسلمان نہیں ہو جاتا ہے،مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں جب تک کہ اس کے دل میں نبی کی سچی محبت نہ ہو،اور نبی کی تعلیمات کے مطابق زندگی نہ گذارتا ہو۔اسلام آتنک وادی مذہب کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جس زمین پر تشریف لائے وہ زمین کنکریلی،بنجریلی کہ ہری گھاس تک نہیں۔اور وہاں رہنے والی قوم بھی اس زمین کی مانند تھی کہ ان کا قلب اتنا سخت تھا،اتنا کٹھور کہ رحم ومحبت کی ایک رتی بھر ہریالی نہیں پائی جاتی تھی۔ظلم، جبر،زنا بدکاری،شراب پسندیدہ شوق تھے۔اور اکثریت ملوث تھی اس میں،ایک آتنک کا ماحول،ایسا atmosphare (تھا کہ) کوئی محفوظ نہیں تھا،خطرہ سب کے لئے (بنا ہوا تھا) ایسے کٹھور قلب رکھنے والے،ایسے سخت دل رکھنے والوں کے درمیان اور ایسی زمین پر رحمت عالم تشریف لائے اور آنے کے ساتھ ہی رب کی وحدانیت کا اعلان نہیں کیا،آنے کے ساتھ ہی یہ نہیں کہا کہ میں نبی ہوں۔چالیس سالہ زندگی دے رہے ہیں اس قوم کو،جو ظالم ہے،جابر ہے،لڑائی جھگڑا پسند کرتی ہے،انتہا تو یہ ہے کہ غیر تو غیر، پڑوسی تو پڑوسی،اپنی اولاد بھی ان کے ظلم سے محفوظ نہ تھی،اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے۔ایسا مزاج رکھنے والوں کے درمیان ہمارے نبی ﷺ تشریف لائے،بانی اسلام تشریف لائے۔ان کی صحبت میں،ان کی زندگی کو دیکھ دیکھ کر جب لوگ ان کے قریب آئے اور جب نبی کی محبت ان کے دل میں پیدا ہوگئی،نبی کی چالیس سالہ زندگی کا وہ عرصہ جب اس قوم پر گذرا جب وہ قوم نبی کے قریب آئی، نبی کی محبت اس نے اپنے قلب میں پیدا کر لی،تو وہ قوم جو ظلم و بربریت کو پسند کرتی تھی نبی کی قربت حاصل کر کے اوران کی محبت کو دل میں بسا کر جب وہ قوم چلی تو دنیا کو چلنا سکھا دیا،جب وہ قوم بیٹھی تو دنیا کو بیٹھنے کا سلیقہ سکھا دیا،جب اس نے انصاف کی کرسی پر اپنے آپ کو بٹھایا تو عدل وانصاف کا وہ مینارہ کھڑا کر دیا کہ جس کی نظیر آج تک دنیا نہیں دے سکتی۔

تو دوستو! اب آپ اندازہ کرو کہ وہ نبی جو ایسی ظالم قوم کے درمیان آئے، اس نبی کی صحبت اختیار کر کے وہی قوم تعلیم دینے والی بن جائے، وہی قوم رحم کرنے والی بن جائے، وہی قوم انصاف کرنے والی بن جائے، تو ذرا سوچو! جب نبی کی صحبت اختیار کر کے ظالم رحم دل بن جائے، تو وہ مذہب جو ہمیں نبی سے ملا، وہ دین جو نبی سے ملا، جو اسلام ہمیں محمد ﷺ سے ملا وہ آتنک وادی مذہب کیسے ہوسکتا ہے۔

لیکن پھر بھی confusion ہے، اسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ سنی مسلمان کس اسلام کو مانتا ہے۔ موجودہ دور میں پروپیگنڈہ کے ذریعہ دو parallel اسلام چل رہے ہیں، ایک اسلام وہ جو نبی سے صحابہ نے لیا، صحابہ سے تابعین نے لیا، تابعین سے تبع تابعین نے لیا، ان سے اولیائے کرام نے لیا اور ہم نے خواجہ غریب نواز سے لیا، ہم نے مخدوم سمناں سے پایا، ہم نے محبوب الٰہی سے پایا، ہم نے مختلف جگہوں سے، ہندوستان کی مختلف خانقاہوں سے پایا۔ یہ اسلام جو نبی سے صحابہ، صحابہ سے تابعین، تابعین سے تبع تابعین ان سے اولیائے کرام کو اور آج تمام ہندوستان میں اسلام کا گلشن لہرا رہا ہے، یہ ہے sequence اور ہم لوگوں تک اسلام کی صحیح ترتیب۔ آج ایک اور اسلام establish ہو رہا ہے جو ابن عبد الوہاب نجدی کا دیا ہوا ہے، جی ہاں ابن عبد الوہاب کا! اُس نے اسلام کی تعلیمات کو مسخ کر دیا، اس نے (اسلام میں) اپنی پسند اور اپنے مزاج کا دخل پیدا کر دیا۔

دیکھو دوستو! جس کے پاس جو چیز ہوتی ہے وہی دیتا ہے، اور بولتا بھی وہی ہے، جب کوئی اپنے پیر کا ہاتھ چومتا ہے انہیں شرک نظر آتا ہے، کوئی اپنے والد کا ہاتھ ادب سے چوم لیتا ہے، محبت سے چوم لیتا ہے انہیں شرک نظر آتا ہے، جب کوئی اپنے استاد کا ہاتھ چوم لیتا ہے انہیں شرک نظر آتا ہے، جب کوئی بچہ رات میں مشائخ یا علماء سے ماں کی فضیلت سن لیتا ہے اور سن کر گھر آتا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، صبح اٹھا، ماں کو دیکھا، قدم پر نگاہ پڑی، رات کی تقریر یاد آ گئی کہ یہ تو میری جنت ہے اور جب اس نے جنت کو دیکھ لیا تو شوق پیدا ہوا۔ لاؤ اپنی جنت کو چوم لوں، چومنے گیا، انہیں سجدہ نظر آ گیا۔ عجیب حال ہے، کون سا اسلام پیش کر رہے ہیں جس میں کہیں محبت ہے ہی نہیں؟

نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اُس نے کہا یا رسول اللہ! دستور عرب ہے لوگ اپنے بچوں کو چومتے ہیں میں نہیں چومتا تو نبی ﷺ نے فرمایا اُس کا دل سخت ہے۔ کیا سمجھ میں آیا چومنا اظہارِ محبت ہے اور جو، نہ چومے سمجھ لو وہ سخت دل ہے۔ جب قلب سخت ہو اُس سے کیا ملے گا، جو سخت دل ہو کیا وہ انصاف کرے گا؟، کیا وہ رحم کرے گا، جو سخت دل ہو کیا وہ انسانیت کا پاٹھ پڑھائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ان تمام چیزوں کا تعلق محبت سے ہے، جس قلب میں محبت ہوگی وہ سب کو اپنائے گا۔ قلب میں نبی کی محبت کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور جب نبی کی محبت قلب میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ ذات اتنی روشن ہو جاتی ہے، ایسا درس دینے والی بن جاتی ہے کہ چاہے وہ ذات زمین پر ہو تب بھی اللہ کے بندے اس کے قریب ہوتے ہیں اور وہ ذات زمین میں ہو، تب بھی اللہ کے بندے اس کے قریب نظر آتے ہیں۔ غریب نواز کا آستانہ محبوب الٰہی کا آستانہ اور تمام اولیائے کرام کے آستانے اس بات پر شاہد ہیں کہ جب تک یہ زمین پر تھے تب بھی اللہ کے بندے ان کے قریب تھے۔ آج زمین میں ہیں تو بھی بندے ان کے قریب ہیں، وہ وہاں سے

وقف بورڈ سنی مسلمانوں کا ہے اور اس میں سنی مسلمان ہی نمائندگی کرے گا، اس لئے کہ وقف کا تعلق صرف اور صرف سنی مسلمانوں سے ہے۔ ہماری حکومتیں جان لیں کہ ان کی پارٹی میں چاہے جس کو لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں، سیاسی جماعت ہے چاہے جسے لیں لیکن کسی بھی سیاسی جماعت کو ہم یہ اختیار نہیں دیتے کہ ہمارا قائد وہ چنیں، ہمارا قائد تو وہی ہوگا جو خواجہ کا چاہنے والا ہوگا، ہمارا قائد تو وہی ہوگا جسے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی حمایت حاصل ہوگی، اگر اس کے خلاف قدم اٹھایا گیا تو ہم بھی جانتے ہیں کہ سنودھان (آئین) نے ہمیں حق دیا ہے، ہمیں پاور دیا ہے، ہم اپنے اس پاور کا استعمال کریں گے، ہم حکومت کرنے کا حق ہی نہیں دیں گے اگر ہماری مرضی کے خلاف ہمارے اوپر قائد تھوپا گیا۔

ہم آپ کو اپنی لڑائی میں شامل کرنا چاہتے ہیں، آیئے، ہمارا ساتھ دیجئے اس لئے کہ دیش ہت (ملک مفاد) میں اور اپنے دھرم ہت (مذہبی مفاد) میں آتنک واد کے خلاف جو آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے مہم چلائی ہے، اس مہم کو آگے بڑھانے کے لئے اور کامیاب کرنے کے لئے ہمیں آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے۔

سید جلال الدین اشرف (قادری میاں)

آج کہا جاتا ہے کہ یہ اسلامی آتنک واد ہے، نہیں (ایسا نہیں) بلکہ مسلمان جہاد کرتا ہے، قتال الگ چیز ہے، جہاد الگ چیز ہے۔ مسلمانوں کا سب سے بڑا جہاد اس کے نفس کا جہاد ہے، وہ پہلے اپنی اصلاح کرتا ہے اور جو شخص پہلے اپنی اصلاح نہیں کرتا وہ دوسروں کی اصلاح کیا کرے گا؟ (ہاں) ہم جہاد کے قائل ہیں اور دنیا کا ہر سچا انسان جہاد کا قائل ہے، کیوں کہ ہر مذہب باطل کے مقابل میں کھڑا ہوا ہے، باطل کسی بھی صورت میں ہو یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ ناتے دار ہے یا رشتہ دار ہے، اگر وفادار نہیں غدار ہے تو اس سے جہاد ہوتا رہے گا۔

میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج جہاد کا ایک غلط معنی جو آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ جہاد صرف کافروں مشرکوں سے ہی کیا جاتا ہے، تو میں آپ کو بتادوں کہ مذہب اسلام میں بانی اسلام نے ہمیں دعوت یہ دی ہے کہ دیکھو اگر جہاد کے لئے جانا ہے تو فساد کو لے کر مت جاؤ، پہلے اپنے نفس سے جہاد کرلو۔ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی بوڑھا، ضعیف العمر ہے اُسے چھیڑنا نہیں، کسی بچے کے اوپر تلوار مت اٹھانا، کسی مظلوم پر ظلم مت کرنا۔ اسلام جہاد کی دعوت دیتا ہے، جب فساد بڑھ جاتا ہے جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے، جب خطائیں بے لگام ہوجاتی ہیں، تو ان خطاؤں کو مٹانے کے لئے جہاد کیا جاتا ہے۔

جو اسلامی آتنک واد کے نام سے آج پوری دنیا میں مسلمانوں کو رسوا اور بدنام کیا جارہا ہے، اس جہاد کے لئے کسی کا فتویٰ نہیں۔ یہ تو ۱۵۰ برسوں سے (جہاد کے نام پر) فساد پھیلایا جارہا ہے، یہ جہاد ہرگز نہیں۔ سلطنت ترکیہ اور دور عثمانیہ کے بعد ان سعودیوں نے ۱۵۰ سال قبل ابن عبدالوہاب نجدی نام کا ایک فتنہ عرب کی دھرتی پر بویا، اور اس کے ذریعہ انہوں نے سلاطین ترکیہ پر ظلم کیا، صرف سلاطین ترکیہ پر ہی ظلم نہیں، بلکہ پوری دنیائے اسلام پر ظلم کیا۔ یہ ظالم ایسے ہیں، ان کے نظریہ اور خیالات ایسے ہیں کہ ایک عرصہ دراز

سے جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ کے آثار کو قائم کیا ہوا تھا، حضرت رسول کریم ﷺ نے جنت البقیع میں صحابہ کرام کے مزارات کی تخصیص فرمائی تھی، لیکن ان ظالموں نے ان آثار کو مٹا دیا۔ گنبد انھیں اس لئے اچھا نہیں لگتا کہ جو کوئی گنبد میں جاتا ہے، وہ اچھا بن کر واپس آتا ہے، اس لئے ان وہابیوں کو گنبد اچھا نہیں لگتا، کہ برا جاتا اچھا نکلتا ہے، چور جاتا ہے ولی نکلتا ہے، یہ وہابی اسی بات سے بڑے پریشان ہوئے کہ لوگ جنت البقیع میں جاتے ہیں، عاشق اہل بیت بن کر نکلتے ہیں، امہات المؤمنات کی قبروں پر جاتے ہیں، ان کے عاشق بن کر نکلتے ہیں، صحابہ کی بارگاہوں میں حاضری دیتے ہیں، تو ان کے عاشق بن جاتے ہیں۔

اس لئے جب ۱۵۰ سال پہلے سعودی عرب (حجاز) پر قبضہ کیا تو سب پہلے گنبد ہٹاؤ ابھیان (تحریک) چلایا، جنت المعلی سے گنبد ہٹایا، جنت البقیع سے گنبد ہٹایا، سید الشہداء کے مزار اقدس سے گنبد ہٹایا، ظلم کی انتہا کر ڈالی۔ یہ اسلامی آتنک واد جسے تم کہتے ہو، یہ مسلمانوں کے سماج میں ایک ناسور ہے، یہ بہت گندہ اور پلید ہے۔

(اب تو حد ہوگئی) اب صرف سعودی عرب کے گنبد نہیں ختم کر رہے ہیں بلکہ جہاں جہاں گنبد ہیں وہیں طالبان دکھائی دیتا ہے، جہاں گنبد ہے وہاں القاعدہ ہے، یہ گنبدوں کو مسمار کرنے کی تحریک ہے۔ یہ کبھی افغانستان گئے، وہاں مزاروں کو اڑایا، کبھی کشمیر جاتے ہیں سب آثار شریف کو اڑانا چاہتے ہیں، کبھی اجمیر آتے ہیں تو خواجہ کے گنبد کو اڑانا چاہتے ہیں۔

یہ میری تنہا اپنی زبان نہیں، یہ آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کی زبان ہے، یہ تمام اہل سنت و جماعت کی بولی ہے، یہ حق کی بولی ہے۔

مسلمان نفرت میں تلوار نہیں چلاتا، کیوں کہ ہمارا رسول صرف مسلمانوں کا رسول نہیں، سارے جہاں کے انسانوں کا رسول ہے، ہمارے مذہب کی بنیاد نفرتوں پر نہیں، ہمارا مذہب تو نفرتوں کو دور کرتا ہے، خلاؤں کو مٹاتا ہے، محبتوں کا پیغام عام کرتا ہے۔ اللہ کے رسول کا فرمان جب تک عام نہیں ہوگا، مسلمانوں کی امن و سلامتی کا پیغام عام نہیں ہوسکتا۔ مذہب اسلام تو امن و امان کا پیغام دیتا ہے، اسلام تو محبت اور شانتی کا میسج دیتا ہے۔

سلاطین ترکیہ نے حرم پاک میں جو دالان بنائی تھی اس دالان میں ہر چہار سو عاشقان مصطفیٰ نے گنبد بنایا تھا، لیکن آج وہی سعودی عرب ہے جو اُن گنبدوں کو گرانا چاہتے ہیں بلکہ گرا رہے ہیں، یہ گنبد کی نفرت میں پاگل پن کی حد کو پہنچ گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ ابھی تک درگاہوں اور مسجدوں پر اٹیک کر رہے تھے، لیکن اب تو یہ پارلیامنٹ تک پہنچ گئے ان کا مشن ہی یہی ہے کہ جہاں کہیں بھی گنبد دِکھے اسے گرا دو۔

ایسے پاگل اور وحشی لوگوں کا ایک امن پسند سماج میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ حکومت ہند سے میں گذارش کرتا ہوں کہ ایسے وحشیوں کو قید خانوں اور کال کوٹھریوں میں بند کر دیا جائے، تاکہ پھر وہ اس امن و آشتی کے ملک ہندوستان میں فساد نہ کر سکیں۔

آج کی اہم ضرورت ہے کہ وقف بورڈ ہمارے حوالہ کیا جائے، سچر کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے اور حکومت ہند کی جانب سے مسلمانوں کی بہتر تعلیم کے لئے مسلم اکثریتی علاقوں میں کمیونٹی ایجوکیشن سنٹر کھولے جائیں تاکہ وہ پڑھیں اور آگے بڑھیں ان کی ترقی میں ملک کی ترقی ہے، ہم حکومت ہند سے مانگ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے تعلیمی سہولیات فراہم کرائے۔